مغرب کو سمجھنے کے لیے بنیادی مطالعہ کیا ہو؟

چند اہم کتابوں کی فہرست

تہذیب کیا ہے؟

دنیا میں ہر تہذیب کی بنیاد عقائد پر ہوتی ہے۔ لیکن خود تہذیب کیا ہے؟ آسان الفاظ میں اس کو یوں سمجھیے کہ عقائد جب فکر و عمل میں ڈھلتے ہیں تو فکر و عمل کے کچھ مظاہر سامنے آتے ہیں۔ یہی مظاہر تہذیب کہلاتے ہیں۔ اسلامی تہذیب یا عیسائی تہذیب کی اصطلاحیں انہی معنوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ عقائد کا اثر زندگی کے ہر گوشے پر پڑتا ہے۔ عقائد کے بدلنے یا خراب ہونے سے تہذیبی مظاہر بھی بدلنے لگتے ہیں۔

مغرب اور مذاہب میں عقائد کے ماخذ کا فرق:

اسلامی تہذیب ایک مذہبی تہذیب ہے۔ عیسائی تہذیب بھی کبھی ایک مذہبی تہذیب تھی بلکہ جدید مغربی تہذیب سے قبل دنیا میں جتنی بھی تہذیبیں تھیں وہ سب کی سب اپنی نہاد میں مذہبی تہذیبیں ہی تھیں۔ یہ صرف جدید مغربی تہذیب ہے جو سرتاپا ایک مادی تہذیب ہے اس لیے اس کے تہذیبی مظاہر بھی بہت مختلف ہیں۔ تمام تہذیبوں کا دعویٰ ہے کہ تہذیب و ثقافت عقائد سے جنم لیتے ہیں لیکن جدید مغربی تہذیب کا دعویٰ ہے کہ عقائد خود تہذیب و ثقافت کا حاصل ہوتے ہیں۔

مغرب کی مادی تہذیب کے عقائد، الٰہیات، مابعد الطبیعیات:

آزادی، جمہوریت و سرمایہ کی مخالفت مغرب میں ارتداد ہے:

جدید مغربی تہذیب اگرچہ ایک مادی تہذیب ہے مگر اس کے بھی کچھ ''عقائد'' ہیں جنھیں عرفِ عام میں نظریات یا تصورات بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن عقائد اپنی کشش اور اپنے ساتھ انسانوں کی انتہائی شدید جذباتی وابستگی سے پہچانے جاتے ہیں۔ چناں چہ جدید مغربی تہذیب میں آپ سرمائے کو برا بھلا کہہ کر دیکھیں یا سرمائے کے آلۂ کار آزادی کے تصور یا جمہوریت کی شان میں گستاخی کریں اہل مغرب آپ کا قتال شروع کر دیں گے اور اس قتل عام سے پتہ چل جائے گا کہ یہ محض تصورات یا نظریات نہیں، عقائد ہیں جن کو چیلنج کرنا ''سیکولر کفر'' اور

''لبرل شرک'' کے برابر ہے اور ارتداد کی سزا موت ہے۔ مذہبی تہذیبوں میں عام طور پر فرد یا افراد ہی موت کی سزا کی زد میں آتے ہیں مگر جدید مغربی تہذیب کے دائرے میں ملک اور قومیں تک ارتداد کی سزا کی مستحق قرار پاتی ہیں۔

عقائد اور تہذیب کا باہمی تعلق: نہایت اہم

عقائد تہذیب کا باطن تہذیب عقائد کا خارج:

عقائد اور تہذیب کا ایک باہمی تعلق یہ ہے کہ عقائد کی درستی یا خرابی کا اندازہ تہذیبی مظاہر سے ہوتا ہے اس لیے کہ تہذیب ایک اعتبار سے عقائد کا خارج ہے اور عقائد تہذیب کا باطن ہیں۔ کہنے کو عقائد کا معاملہ بالکل سیدھا اور صاف ہوتا ہے لیکن عقائد کے امکانات کو اجمال یا تفصیل میں سمجھنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ مثلاً توحید کا مفہوم واضح ہے لیکن ذرا شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ یا حضرت مجدد الف ثانیؒ کے یہاں توحید کا بیان دیکھ لیجیے۔ اس بیان کو سمجھنے اور جذب کرنے کے لیے ایک عمر چاہیے اور وہ بھی اس صورت میں جب ایمان کی شمع دل میں روشن ہو استادِ کامل اور فہم رسا دستیاب ہو۔ البتہ عقائد کے مظاہر کو سمجھنا نسبتاً آسان ہے۔ ہم انھیں دیکھتے ہیں برتتے ہیں ان کا تجربہ کرتے ہیں اور انھیں محسوس بھی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تہذیبوں کا فرق و امتیاز ہم آہنگی اور تضاد و تصادم بھی لوگوں کی عظیم اکثریت کو تہذیبی سطح پر سمجھ میں آتا ہے۔ کہنے کو مادی تہذیب ایک آسان ترکیب ہے، مگر اس کے معنی اچھے اچھوں کو معلوم نہیں۔ عیسائیت تثلیث کے تصور پر کھڑی ہے، اور اس کے معنی مسلمانوں کو کیا اکثر عیسائیوں کو بھی معلوم نہیں ہوں گے اور اس کے اطلاقات اور ان اطلاقات کے نتائج کا فہم تو عیسائی مفکرین کے یہاں بھی نایاب ہے۔ اس تناظر میں کہا جا سکتا ہے کہ تہذیبوں کے تصادم کی اصطلاح معنی کے بیان اور ابلاغ کے لیے جتنی موثر ہے کوئی دوسری اصطلاح اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

مغرب کو سمجھنے کے لیے کتابوں کی فہرست:

اس بات کو سمجھنے کے لیے کچھ نہ کچھ پڑھنا بھی پڑتا ہے۔ لیکن کیا پڑھا جائے؟ ایک ٹھوس جواب کے ذریعے ہی سوال کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ اور اس کا ایک جواب یہ ہے کہ ان حقائق کے شعور کے لیے کم از کم دو سو اردو اور انگریزی کتب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ ممکن ہے یہ تعداد بہت زیادہ محسوس ہو؟ اچھا چلیے یہ فہرست مختصر کرتے ہیں، ذیل میں پیش ہے تہذیبوں کے تصادم کے فہم کے لیے بنیادی کتب کی ایک فہرست:

[۱] تہافتہ الفلاسفہ۔ از امام غزالیؒ: [م ۱۱۱۱۔۱۰۵۸]

یہ اسلامی اور مذہبی فکر کے تصادم کے بارے میں سب سے پہلی اور سب سے بڑی کتاب ہے۔ کلاسیکی یونانی فلسفہ تراجم کے ذریعے مسلم مفکرین پر گہرے اثرات مرتب کر رہا تھا۔ اس اثر کی سب سے بڑی علامت ابن رشد ہیں۔ تہافتہ الفلاسفہ میں ابن رشد [۱۱۹۸۔۱۱۲۶] کی فکر کے بنیادی نکات کا جواب دیا گیا ہے۔

[یہ بیان درست نہیں غزالیؒ کی رحلت ابن رشد سے پہلے ہوگئی تھی ابن رشد امام غزالیؒ کے انتقال کے پندرہ سال بعد پیدا ہوئے تھے تہافہ میں فارابی وابن سینا کا جواب ہے] غزالی نے یونان کے زیر اثر مسلم فلسفیوں کی فکر کو ۲۰ بنیادی مسائل میں ڈھالا اور ان کا جواب لکھا۔

[۲] تہافتہ التہافہ، از: ابن رشد: [۱۱۹۸ـ۱۱۲۶]

یہ کتاب امام غزالیؒ کی تہافتہ الفلاسفہ کا جواب ہے۔ [یہ کتاب غزالیؒ کے انتقال کے بعد شائع ہوئی] تہذیبی فکر کے تصادم سے دلچسپی کے رکھنے والے اگر یہ دیکھنا چاہیں کہ یونانی فکر کا حملہ کتنا شدید اور ابن رشد کا جواب کس سطح کا تھا تو اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

[۳] مکتوبات امام ربانی۔ جلد اول، دوم اور سوئم:

یہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ ان مکتوبات میں اسلامی عقائد کا بیان ہے اور کئی خطوط میں اسلامی اور غیر اسلامی عقائد کے امتیازات اور اسلامی تہذیب اور غیر اسلامی تہذیبوں کی عدم مطابقت کے بنیادی امور بیان کیے گئے ہیں۔

[۴] اقبالؒ کی ساری اردو اور فارسی شاعری اور کم از ضربِ کلیم جو اس اعلان کے ساتھ شائع ہوئی۔

ضربِ کلیم یعنی اعلان جنگ دورِ حاضر کے خلاف۔ [۵] مولانا مودودیؒ کی تین کتابیں اسلامی تہذیب کے اصول و مبادی۔ [۶] تنقیحات۔ [۷] الجہاد فی الاسلام۔ [۸] محمد حسن عسکری کی کتاب جدیدیت۔ یعنی مغربی فکر کی گمراہیوں کا خاکہ اور [۹] وقت کی راگنی۔ از: محمد حسن عسکری

جدیدیت مغربی فکر کے زوال اور اس کے ہولناک اثرات کی مختصر ترین تاریخ ہے جب کہ وقت کی راگنی ہمیں بتاتی ہے کہ اردو ادب کی روایت کیا ہے اور وہ مغربی روایت سے کتنی مختلف ہے۔

[۱۰] سرسید اور حالی کا نظریۂ فطرت۔ از ڈاکٹر ظفر الحسن، یہ کتاب بتاتی ہے کہ برعظیم پاک و ہند میں سرسید احمد خان اور مولانا حالی نے کس طرح مغربی تہذیب کی اصطلاح Nature کو غلط سمجھا اور اس کا اطلاق ادب کیا اسلام پر بھی کر ڈالا جس کے تباہ کن فکری نتائج برآمد ہوئے۔ یہ کتاب بتاتی ہے کہ لفظ ''نیچر'' عیسائی، ہندو، جدید مغربی تہذیب اور اسلامی تہذیب میں کن کن معنوں میں استعمال ہوا اور ان معنوں کے درمیان کیا فرق ہے؟ اس موضوع پر اس سے زیادہ اچھی کتاب شاید ہی کبھی لکھی گئی ہو۔ [۱۱] نئی نظم اور پورا آدمی......از سلیم احمد۔ [۱۲] مشرق......از سلیم احمد

نئی نظم اور پورا آدمی اردو تنقید کی نہایت ہنگامہ خیز اور اہم کتابوں میں سے ہے۔ یہ کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ مغربی فکر کے زیر اثر ہمارے ادب سے کس طرح پورے آدمی یا Whole Man کا بیان تحلیل ہوا اور اس کی جگہ ادھورے آدمی کا بیان در آیا۔ سراج منیر نے سلیم احمد کے تصور کو مابعد الطبیعیاتی سطح کا نظریہ قرار دیا ہے۔

مشرق سلیم احمد کی ایک طویل نظم ہے جس میں مغربی فکر کے زیر اثر مسلم معاشروں میں اقدار کی شکست و ریخت اور علامتوں کی تبدیلی کو بیان کیا گیا ہے۔

[۱۳] کلیات اکبرالٰہ آبادی۔

اکبرالٰہ آبادی ہمارے عظیم ترین شاعروں میں ایک ہیں۔ تہذیبوں کے تصادم کے ابتدائی مراحل دیکھنے ہوں تو اکبر کی شاعری پڑھنا ناگریز ہے۔ اکبر کی عظمت یہ ہے کہ اقبالؒ تک ان کے زیر اثر رہے ہیں۔ اکبر کی تخلیقی سطح اقبال کے ہم پلہ ہے۔ فرق یہ ہے کہ اکبر نے جو بات طنز و مزاح کے پیرائے میں کہی ہے اقبال اسے ایک بڑے فکری کینوس میں اعلیٰ ترین سنجیدہ سطح پر بیان کرتے ہیں۔

[۱۴] افکار سرسید۔ از ضیاء الدین لاہوری یہ کتاب ضیاء الدین لاہوری صاحب کی چالیس سالہ تحقیقی کاوشوں کا حاصل ہے اور اس کتاب میں مصنف نے موضوعات کے اعتبار سے سرسید کی فکر کو اقتباسات کی صورت میں جمع کر دیا ہے اور اس کتاب میں سرسید کی فکر کا ست سمٹ آیا ہے۔

[15] The decline of the west by OSWALD SPENGLER

مغربی تہذیب کے بارے میں اس کتاب کا شمار مغربی ادب کے کلاسک میں ہوتا ہے۔ یہ کتاب پہلی جنگ عظیم سے قبل لکھ لی گئی تھی مگر شائع ۱۹۲۶ء میں ہوئی۔ یہ کتاب مغربی تہذیب کی بنیادوں، کلاسکی یونانی فکر اور مغربی تہذیب کے مرحلہ بہ مرحلہ زوال کو بیان کرتی ہے۔ اسے پڑھے بغیر مغربی فکر کے بحران کا اندازہ دشوار ہے۔

رینے گینوں کی تین اہم کتابیں: [16] Crisis of the Modern World، [17] The Reign of the quntity، [18] East and West

رینے اسلام لانے کے بعد شیخ عبدالواحد عیسیٰ کہلائے۔ رینے کے معاصر آنند کمار سوامی کی دو کتابیں:

[19] Figure of Speech OR Figure of thought,[20] What is civilization

دوسری کتاب بتاتی ہے کہ مذہبی تہذیبوں میں لفظ تہذیب کے کیا معنی رہے ہیں اور جدید مغربی تہذیب اسے کس مفہوم میں استعمال کرتی ہے۔ پہلی کتاب ثابت کرتی ہے کہ جدید مغربی فکر آرٹ اور تخلیق کے تصور کو پست سے پست تر کرکے ہوئی اس سطح پر لے آتی ہے جہاں انسان، حیوان اور پودوں میں کوئی فرق نہیں رہا۔

کتابیں تو اور بھی ہیں مگر ان کے ذکر خیر سے بات بہت طویل ہو جائے گی۔ اس لیے ہم کتابوں کے عنوانات درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

شواں کی درج ذیل کتابیں:

[21] *DIMENSIONS OF ISLAM.*
[22] *TO HAVE A CENTER.*
[23] FORGOTTEN TRUTH

[24] *BEYOND THE POSTMODERN MIND* BY HUSTO SMITH.
[25] *THE RISE AND FALL OF THE GREAT POWERS*. BY PAUL KENNEDY. [26] *THE END OF THE HISTORY AND THE LAST MAN* BY FUKUYAMA. [27] *THE WORLD IN COLLISION EDITED* BY KEN BOOTH AND TIM DUNNE. [28] *HOLY WAR* BY KAREN ARMS STRONG. [29] *THE ANATOMY OF HUMAN DESTRUCTIVENESS* BY ERIC FROMM. [30] MUSLIMS AND THE WEST. EDITORS ANSARI ZAFFER ISHAQ AND JOHAN ESPOSITO.

[شاہ نواز فاروقی صاحب نے اپنے مطالعے کی بنیاد پر مغرب کے مطالعے کا جو نصاب تیار کیا ہے اپنی نوعیت کی پانچویں کوشش ہے۔قبل ازیں دارالعلوم کورنگی کے لیے محمد حسن عسکریؒ نے جدیدیت نامی کتاب لکھ کر فکر مغرب کا نصاب تحریر کیا۔سن دو ہزار میں جامعہ بنوری ٹاؤن کے تخصص کے علماء کے لیے معاشیات اور مغربی فکر و فلسفے کا ایک سالہ کورس شروع کیا گیا جسے ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری صاحب نے مرتب کیا تھا یہ کورس ایک سال تک پڑھایا گیا۔قبل ازیں ادارہ معارف اسلامی فیڈرل بی ایریا کے زیر اہتمام مغربی فکر و فلسفے کی تفہیم کے لیے ایک نصاب تیار کیا گیا تھا۔جس کی تدریس ہوئی ۲۰۰۵ء میں ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری صاحب نے مدارس عربیہ کے علماء کے لیے ایک سہ ماہی نصاب مرتب کیا اور اس کے تحت تدریس کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف مکاتب فکر کے تین سو علماء نے شرکت کی۔ان علماء کو اسناد بھی تفویض کی گئیں۔مغرب کو سمجھنے کے لیے چند اور اہم کتابوں کی فہرست آئندہ پیش کی جائے گی کیونکہ زیر نظر فہرست میں برعظیم پاک و ہند، ایران، عالم عرب میں لکھی گئی بعض اہم ترین قدیم و جدید کتب شامل نہیں کی جاسکیں۔مثلاً غزالیؒ کی معیار العلم، مقاصد الفلاسفہ، میزان العمل، مثلا فارابی کی احصاء العلوم، ابوالحسن اشعریؒ کی استحسان الخوض فی علم الکلام، ابن تیمیہؒ کی الرد المنطقیین اور قطب الدین شیرازی کی شرح مقامات، درۃ التاج، ظاہری، طحاوی، ماتریدی، اشعری مکاتب فکر کی وہ کتابیں جن میں فلسفہ، مذہب کے مباحث کا محاکمہ کیا گیا ہے۔مولانا تھانویؒ کی الانتباہات جس کا انگریزی ترجمہ حسن عسکریؒ نے An Answer to moderenism کے نام سے کیا تھا، اعلیٰ حضرت احمد رضا خانؒ کی الکلمۃ الملہمہ، شیخ آفندی کا الرسالۃ الحمیدیہ ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری کے خطبات لاہور جو بعد میں مغربی فکر و فلسفے کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کے نام سے شائع ہوئے ڈاکٹر انصاری کا تحقیقی مقالہ Acase against capitalism۔اس ضمن میں ساحل دسمبر کا مطالعہ سود مند رہے گا۔مغرب کے غلبے کے باعث اب اسلامی تحریکوں اور علماء میں مغرب کو جاننے، سمجھنے اور پڑھنے کی تڑپ شعلہ جوالہ بن گئی ہے۔اس کی تازہ علامت شاہ نواز صاحب کا مضمون ہے اس سلسلے میں قاضی حسین احمد صاحب خصوصی مبارک باد کے مستحق ہیں جن کی ہدایت پر آئین، ایشیا، ترجمان القرآن اور جسارت مغرب کے بارے میں مضامین شائع کر رہے ہیں۔]